46315 ـ کیا شہد میں زکاۃ ہے ؟

سوال

کیا شہد میں زکاۃ واجب ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بعض علماء کرام ۔ جن میں امام احمد رحمہ اللہ شامل ہیں ۔ کہتے ہیں کہ شہد میں زکاۃ ہے، انہوں نے مندرجہ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم نے شہد میں عشر لیا تھا"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1824) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن صحیح کہا ہے.

2 ـ سلیمان بن موسی ابو سیارہ المتعی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: میرے پاس شہد کی مکھیاں ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس کا عشر ادا کرو"

میں نے عرض کیا: اسے میرے لیے محفوظ کر دیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے دے دیا" یعنی میری عطا کردیا،

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1823) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن لغیرہ کہا ہے.

ابن ماجہ کے حاشیہ میں سندی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" زوائد میں ہے: ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے کہتے ہیں: سلیمان بن موسی کی ابو سیارہ سے ملاقات نہیں ہوئی، اور حدیث مرسل ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بعد علل میں بخاری رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے، پھر کہتے ہیں: سلمان نے کسی بھی صحابی کو نہیں پایا" انتہی

3 ـ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ: بنی متعان میں سے ایك شخص ہلال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شھد کا عشر لایا، جس کے بارہ میں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ وہ ایك وادی اس کے مخصوص کردیں جسے اس نے حاصل کیا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس وادی کو اس کے لیے مخصوص کر دیا تھا اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسند خلافت پر بیٹھے تو سفیان بن وھب نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو اس کے متعلق دریافت کرتے ہوئے خط لکھا: تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کے جواب میں لکھا:

آپ جو عشر رسول کریم صلی اللہ علیہ کو دیا کرتے تھے، وہ دیا کرو میں بھی تمہارے لیے اسے مخصوص کر دونگا، وگرنہ وہ بارش کی مکھی ہے جو چاہے اسے کھائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1600) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہ بیان کیا گیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ اس میں زکاۃ نہیں ہے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

آپ شہد میں زکاۃ کے قائل ہیں ؟

تو انہوں نے جواب دیا:

جی ہاں میں کہتا ہوں کہ شہد میں عشر ہے، اور عمر رضی اللہ تعالی نے بھی اس میں زکاۃ لی تھی.

میں نے کہا: انہوں نے خود ہی دی تھی ؟

ان کا جواب تھا: نہیں، بلکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے لی تھی.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ القدسی (4 / 183 ـ 184).

اور جمہور اہل علم جن میں امام مالك، اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی شامل ہیں کا کہنا ہے کہ شہد میں زکاۃ نہیں ہے، اور اس سلسلے میں وارد شدہ آثار جو اس میں زکاۃ کو واجب قرار دیتے ہیں انہیں ضعیف قرار دیا ہے، اور جو

آثار صحیح ہیں انہیں اس پر محمول کرتے ہیں کہ شہد میں جو (عشر ادا کیا گیا) وہ حفاظت کے مقابلہ میں ادا کیا گیا، جیسا کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے وارد شدہ حدیث میں ظاہر ہوتا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جاری پانی اور آسمان سے سیراب کردہ میں عشر کے متعلق باب، اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی شھد میں کچھ بھی نہیں مقرر کرتے تھے"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" ابن ابی شیبہ نے عبد الرزاق سے نافع مولی ابن عمر سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے شہد میں عشر لینا چاہی تو مغیرہ بن حکیم الصنعانی کہنے لگے:

اس میں کچھ نہیں ہے، تو میں نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا تو انہوں نے کہا:

اس نے سچ کہا ہے، وہ عدل رضا ہے، اس میں کچھ نہیں.

اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی سے اس کے مخالف بھی بیان کیا جاتا ہے جو عبد الرزاق نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند ضعیف ہے، اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے، لگتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اس روایت: (شھد میں عشر ہے) کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے.

اور امام بخاری اپنی کتاب: التاریخ " میں کہتے ہیں: شھد میں زکاۃ کے متعلق کچھ بھی صحیح نہیں.

اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس باب میں کچھ بھی صحیح نہیں ہے.

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حدیث: (زکاۃ میں عشر ہے) یہ ضعیف ہے.

اور ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

شہد کے متعلق کوئی بھی خبر ثابت نہیں، اور نہ ہی اجماع کا ثبوت ہے اس لیے اس میں زکاۃ نہیں ہے، اور جمہور کا

قول یہی ہے" انتہی مختصرا

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول:

اگر اس نے اپنے شہد کا عشر تجھے دیا جو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تھا، تو اس کے سلب کی حفاظت کرو"

یہ اس کی دلیل ہے کہ انہوں نے جو کچھ لیا تھا وہ زکاۃ نہیں، بلکہ وہ تو حفاظت کے عوض میں ہے.

اور ابن مفلح حنبلی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " الفروع " میں شہد میں زکاۃ کے وجوب کے قائلین کے دلائل کا ذکر کیا اور ان پر کلام کی ہے جو ان کے ضعیف ہونے کا علم دیتے ہیں، پھر انہوں یہ کہا ہے کہ:

" اور جس نے یہ اور کسی دوسرے نے غور کیا تو اسے اس مسئلہ کے کمزور اور ضعیف ہونے کا علم ہو گا " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا کہ کیا شہد میں زکاۃ ہے ؟

تو ان کا جواب تھا:

صحیح یہ ہے کہ شہد میں زکاۃ نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد نہیں، بلکہ یہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے وارد ہے کہ انہوں نے شہد والی جگہوں کی حفاظت کی اور اس پر عشر لیا.

تو اس بنا پر شہد میں زکاۃ واجب نہیں، لیکن اگر انسان اپنی طرف سے نکالے تو یہ خیر و بھلائی ہے، اور ہو سکتا ہے یہ اس کے شہد میں زیادتی کا باعث اور سبب بن جائے، لیکن یہ کہ یہ لازم ہے، اور اسے نہ دینے پر انسان گنہگار ہو گا، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی" انتہی

دیکھیں: فتاوی الزکاۃ صفحہ نمبر (87).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ کیا شہد کی مکھیوں سے حاصل کردہ شہد میں زکاۃ ہے یا نہیں ؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" شہد کی مکھیوں کے ذریعہ حاصل کردہ شہد میں کوئی زکاۃ نہیں بلکہ اس کی قیمت میں اس وقت زکاۃ ہو گی جب وہ فروخت کرنے کے لیے ہو اور اس پر سال مکمل ہو جائے اور نصاب کی قیمت کو پہنچے، اور اس میں دس کا چوتھا حصہ ہے.

ديكهيس: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 226).

والله اعلم .